ترجمۃ القرآن الکریم

باہمی تعاون کا سنہری اصول تعاون علی البر والتقوی

قولہ تعالیٰ: ﴿وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان﴾ (المائدۃ آیت:۲) ''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا قرآنی جملہ سورۃ مائدہ کی دوسری آیت سے متعلق ہے۔ اس میں اللہ رب العزت نے ایک ایسا سنہری اصول اختیار کرنے کا حکم دیا ہے' جس پر تمام انسانوں کی صلاح و فلاح موقوف ہے اور یہ اصول پورے نظام عالم کی روح ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ انسانوں کے مابین تعاون وتناصر کی بنیاد صرف نیکی اور تقویٰ کا کام ہونا چاہئے۔ جس کیلئے قرآن حکیم نے ''بِر وتقویٰ'' کے دو لفظ اختیار فرمائے۔ مفسرین نے بِر کے معنی اس جگہ فعل الخیرات یعنی نیک عمل قرار دیے ہیں اور تقویٰ کے معنی ترک المنکرات یعنی برائیوں کا ترک بتلائے ہیں اور اس کے بالمقابل ﴿الاثم والعدوان﴾ کا ذکر کیا ہے۔ لفظ اثم مطلق گناہ اور معصیت کے معنی میں ہے۔ خواہ وہ حقوق سے متعلق ہوں یا عبادات سے اور عدوان کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے ہیں۔ مراد اس سے ظلم وجور ہے۔ بِر وتقویٰ پر تعاون اور امداد کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذلک من اجورهم شیئا من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ذلک من آثامهم شیئا﴾ (صحیح مسلم کتاب العلم باب من سنّ سنة حسنة او سیئة)

''جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا' جو اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا۔ یہ ان کے اجروں سے کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو کسی کو کسی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کا اتنا وبال بھی ہوگا جو اس کی پیروی کرنے والوں کو گناہ کرنے کا ہوگا یہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔''

گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں پر تعاون کرنے والے مسلمان کے متعلق رسول کریم ﷺ نے سخت وعید فرمائی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: ﴿من مشی مع ظالم لیقویه وهو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام﴾ (الحدیث) ''کہ جو شخص ظالم کے ساتھ چلا' تاکہ اسے تقویت دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے۔ تو وہ دائرہ اسلام سے نکل گیا۔ ایک دوسری حدیث میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو۔ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں (یہ تو ٹھیک ہے) لیکن یہ بتلایئے اگر وہ ظالم ہو تو میں کیسے اس کی مدد کروں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو ظلم کرنے سے روک دو۔ یہی اس کی مدد کرنا ہے۔ (بخاری کتاب المظالم) علمائے سلف صالحین نے ظالم بادشاہوں کی ملازمت اور کوئی عہدہ قبول کرنے سے سخت احتراز کیا ہے کیونکہ اس میں ان کے ظلم کے ساتھ تعاون ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم اپنی تفسیر معارف القرآن میں فرماتے ہیں: تفسیر روح المعانی میں آیت کریمہ ﴿فلن اکون ظهیرا للمجرمین﴾ ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں آئندہ ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔'' (القصص) کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز آواز دی جائے گی کہ کہاں ہیں ظالم لوگ اور ان کے مددگار یہاں تک کہ وہ لوگ جنہوں نے ظالموں کے دوات وقلم کو درست کیا' وہ بھی سب ایک لوہے کے تابوت میں جمع کرکے جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔ (سورۃ مائدہ ج ۱ ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی وتقویٰ کے کاموں میں تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گناہ و معصیت اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں تعاون کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

ترجمۃ الحدیث

ذکرِ الٰہی کی فضیلت (قسط۲)

﴿عن معاذ رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ اخذ بیده وقال یا معاذ والله انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلاة تقول اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک﴾ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر' باب الاستغفار)

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کا کہنا ترک نہ کرنا' اے اللہ تو اپنے ذکر' شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

قارئین کرام! مذکورہ حدیث میں ذکر وشکر اور عبادت کیلئے اللہ کی مدد حاصل کرنے کی تاکید ہے' کیونکہ اس کی مدد اور توفیق کے بغیر انسان کچھ نہیں کرسکتا۔ آنحضرت ﷺ سے متعدد روایات منقول ہیں' جن سے ذکر الٰہی کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ دونوں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿لا یقعد قوم یذکرون الله عزوجل الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده﴾ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء) ''جو لوگ بھی اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت (اللہ کی خاص مدد) ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتا ہے' جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

علاوہ ازیں ذکر کی اہمیت وفضیلت کے متعلق مندرجہ ذیل حدیث سے بھی کافی تفصیل ملتی ہے۔ طوالت کے خوف سے صرف ترجمہ پیش خدمت ہے۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہوئے راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں' جب وہ کسی ایسی جماعت کو پاتے ہیں' جو اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ ادھر آؤ۔ یہاں تمہاری حاجت (مطلوبہ چیز) ہے۔ پس وہ ان کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں' پس (جب وہ وہاں سے فارغ ہوکر اللہ کے پاس جاتے ہیں تو) ان کا رب ان سے پوچھتا ہے' حالانکہ وہ خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے تھے......؟ آپ نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تیری تسبیح وتکبیر اور تیری تحمید وتمجید کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے......؟ فرشتے کہتے ہیں اللہ کی قسم انہوں نے تجھے دیکھا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو......؟ آپ نے فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے۔ اس سے بھی زیادہ تیری بزرگی اور اس سے بھی زیادہ تیری پاکیزگی بیان کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے' وہ کیا مانگتے ہیں......؟ آپ نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے......؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اے رب انہوں نے جنت تو نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو......؟ فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کیلئے ان کی حرص اور طلب اور زیادہ شدید ہوجائے اور اس میں ان کی رغبت اور زیادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے' وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے......؟ فرشتے عرض کرتے تھے' وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے......؟ فرشتے عرض کرتے ہیں' نہیں......انہوں نے اسے دیکھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیں تو کیا حال ہو......؟ فرمایا فرشتے عرض کرتے ہیں' اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے کہیں زیادہ دور بھاگیں اور اس سے کہیں زیادہ ڈریں۔ فرمایا...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ آپ نے فرمایا فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے' ان میں فلاں آدمی جو تھا' وہ ان میں سے نہیں تھا۔ وہ تو صرف ایک کام کیلئے آیا تھا۔ (کہ ان کے ساتھ مجلس ذکر میں بیٹھ گیا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ اللہ کا ذکر کرنے والے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (بخاری ومسلم کتاب الذکر والدعاء)

مذکورہ حدیث سے ذکر الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)